172200 ـ عقد نکاح کے وقت تعلیم مکمل کرنے کی شرط رکھی جائے تو کیا شادی کے بعد بیوی کو تعلیم جاری رکھنے سے روکا جا سکتا ہے ؟

سوال

میں شادی شدہ ہوں اللہ تعالی نے مجھے نیک و صالح اور اچھی بیوی عطا فرمائی ہے، اس نے انجنئرکالج سے انٹر کیا ہے، شادی سے قبل میں نے اسے تعلیم جاری رکھنے اور بی اے کرانے کا وعدہ کیا تھا اس طرح اس نے شادی کرنے کی حامی بھر لی.
لیکن شادی کے بعد میں نے تعلیم مکمل کرانے کا وعدہ پورا نہیں کیا، حالانکہ بیوی نے انجینئرنگ میں ڈپلومہ حاصل کر لیا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ اگر میں اسے تعلیم مکمل نہیں کرنے دیتا تو کیا میں گنہگار ہونگا، میں نے اس کی تعلیم مکمل نہ کرانے کا فیصلہ حالات کی خرابی اور فتنے بڑھ جانے کی بنا پر کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عقد نکاح کے و قت خاوند اور بیوی کے مابین طے پانے والی شروط پوری کرنا لازم ہیں، ہر ایک کو یہ شرطیں پوری کرنی ہونگی، کیونکہ بخاری اور مسلم میں حدیث وارد ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تمہیں جن شروط کو سب سے زیادہ پورا کرنا چاہیے وہ شرطیں ہیں جن کے ساتھ تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

اس لیے جب بیوی نے شادی کے وقت خاوند پر شرط رکھی کہ وہ اسے تعلیم مکمل کرنے دیگا تو خاوند کو یہ شرط پوری کرنا ہوگی، اور وہ بیوی کی تعلیم مکمل کرنے سے نہیں روک سکتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا انسان اپنی بیوی کو تعلیم حاصل کرنے سے منع کر سکتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر بیوی نے شادی کے وقت تعلیم مکمل کرنے کی شرط رکھی تھی تو پھر خاوند کے لیے اسے تعلیم حاصل کرنے سے روکنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو معاہدوں کو پورا کیا کرو المآئدۃ (1).

لیکن اگر بیوی نے شادی کے وقت شرط نہیں رکھی تھی تو پھر خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین (15 / 58).

اگر خاوند یہ شرط پوری نہیں کرتا تو اس کے نتیجہ میں دو چیزیں لازم آئیں گی:

اول:

خاوند گنہگار ہوگا کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے درج ذیل فرمان کی مخالفت کی ہے:

اے ایمان والو معاہدے پورے کیا کرو المآئدۃ (1).

اور معاہدوں میں سب سے زیادہ حق عقد نکاح کے معاہدے اور شروط کا ہے کہ اسے پورا کیا جائے.

دوم:

بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ نکاح فسخ کرنے کا مطالبہ کر سکتی ہے، اسے اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہے تو نکاح فسخ کر دے یا پھر اپنی شروط سے دستبردار ہوتے ہوئے اس کےنکاح میں باقی رہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر بیوی کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے، عمر بن خطاب اور سعد بن ابی وقاص اور معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی مروی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (9 / 483).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر عورت اپنے منگیتر كے سامنے شرط ركھے كہ وہ اسے تعليم حاصل كرنے يا پڑھانے سے منع نہيں كريگا، اور وہ اس شرط كو قبول كر لے اور مذكورہ شرط پر شادى كر لے تو يہ شرط صحيح ہے، شادى كے بعد خاوند كو اسے اس سے روكنے كا حق حاصل نہيں ہوگا...

اور اگر خاوند بيوى كو اس سے منع كرتا ہے تو بيوى كو اختيار حاصل ہوگا كہ وہ چاہے تو خاوند كے ساتھ اسى حالت ميں باقى رہے، اور اگر چاہے شرعى حاكم سے تو فسخ نكاح كا مطالبہ كر دے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اسلاميۃ (3 / 215).

اس ليے اگر آپ كى بيوى نے عقد نكاح كے وقت آپ كے سامنے تعليم مكمل كرنے كى شرط ركھى تھى تو آپ كو يہ شرط پورى كرنا ہوگى، اور اگر آپ اسے ايسا كرنے سے روكتے ہيں تو پھر بيوى كو فسخ نكاح كا اختيار حاصل ہوگا.

اور جو كچھ طے پايا وہ صرف وعدہ تھا شرط نہيں تھى تو پھر بيوى كو نكاح فسخ كرنے كا اختيار نہيں، ليكن آپ كو اپنا وعدہ نبھانا اور پورا كرنا ہوگا، كيونكہ راجح قول كے مطابق وعدوں كو پورا كرنا واجب ہے.

دوم:

اور اگر شرط پورا كرنے ميں كسى حرام كام ميں واقع ہونا پڑے مثلا حرام كردہ خلوت، يا پھر بغير محرم كے سفر كرنا، يا اس كے علاوہ كوئى اور حرام كام تو اس حالت ميں خاوند پر اس شرط كو پورا كرنا لازم نہيں ہوگا؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى كوئى ايسى شرط لگائى جو كتاب اللہ ميں نہيں تو اسے يہ شرط لگانے كا حق نہيں، چاہے سو شرط بھى ركھى جائيں " متفق عليہ.

ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جو كتاب اللہ ميں نہيں " سے مراد يہ ہے كہ جو شرط كتاب اللہ كے مخالف ہو " انتہى

ديكھيں: فتح البارى (5 / 188).

اس ليے ہر وہ شرط جو كتاب اللہ ميں اللہ كے حكم مخالف ہو يا پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم كى مخالف ہو اس شرط كا پورا كرنا لازم نہيں ہے وہ شرط رائيگاں ہوگى.

ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں، لیکن وہ شرط جو کسی حلال کو حرام کرنے کا باعث ہو، یا پھر حرام کو حلال کرے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1352) سنن ابو داود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس شرط کو ختم کرنے کے لیے صرف حرام کام میں پڑنے کا وہم کافی نہیں ہوگا، بلکہ اس کے لیے یقینی طور پر حرام کام میں پڑنا ثابت ہو تو پھر شرط پر عمل نہیں ہوگا، وگرنہ شرط پوری کی جائیگی.

اپنی بیوی کو فتنوں اور برائی سے محفوظ رکھنی کی نیت اچھی ہے اس پر آپ شکریہ کے مستحق ہیں، لیکن یہ دونوں چیزین یعنی شرط پوری کرنا اور بیوی کو فتنوں سے محفوظ رکھنا بھی ممکن ہے، اس سلسلہ میں آپ ایسے کام کریں جو آپ کی بیوی کی فتنوں سے حفاظت کرے مثلا آپ اس کے لیے کوئی طالبات کی یونیورسٹی تلاش کریں چاہے اس کی فیس زیادہ ہی کیوں نہ ہو.یا پھر حتی الامکان کم حاضری دے.

اس کے ساتھ ساتھ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سلسلہ میں اپنی بیوی سے سمجھوتہ کریں، اور آپ کے دل میں جو کچھ خطرات ہیں اس سے اسے آگاہ کریں؛ ہو سکتا ہے وہ آپ کے خدشات اور نظریہ کو تسلیم کرتے ہوئے مطمئن ہو جائے اور تعلیم مکمل کرنے کا نظریہ تبدیل ہو جائے.

واللہ اعلم.